

**110938**-چیک یا حوالہ نمبر لینا اور اکاؤنٹ میں رقم جمع کروانا بھی قبضہ میں لینے کی صورتیں ہیں۔

سوال

سوال : ہم ایک عرب ملک کے تاجر ہیں، ہمارا لین دین یورپی مالک سے ہے، اور ان مالک سے خریداری کیلئے یورپی کرنی استعمال کرنا لازمی ہے، لیکن جس ملک میں ہم رہ رہے ہیں یہاں سے بہت تھوڑی مقدار میں یورپی کرنی باہر لے جانے کی اجازت ہے، جس سے ہم بیرون ملک خریداری نہیں کر سکتے، اس پابندی کی وجہ سے ہمیں یورپ میں اُنکی کرنی خریدنی پڑتی ہے، یعنی ہم اپنے ملک میں دینار پسلے جمع کرواتے ہیں، اور پھر جس ملک میں خریداری کرنی ہو وہاں پر ہم دوسری کرنی وصول کرتے ہیں، جبکہ کچھ لوگ ہمارے ملک میں اسپورٹ پر کشم حکام کو رشوت دے کر غیر ملکی کرنی کی زیادہ مقدار باہر لے جاتے ہیں، اور بسا اوقات یہ لوگ پڑتے ہیں جسکی وجہ سے انہیں بخاری جرمانے ادا کرنے پڑتے ہیں، اب سوال یہ ہے کہ ٹیکس، اور رشوت سے بچنے کیلئے کیا اس طریقہ کار سے کرنی خریدنا جائز ہے؟ اور ہمارے پاس اسکے علاوہ کوئی تبادل طریقہ بھی نہیں ہے۔

پسندیدہ جواب

اول:

مختلف کرنی نوٹوں کے تباولے کو "صرافہ" کہا جاتا ہے، اس کے جائز ہونے کیلئے خریداری کی مجلس میں [قیمت یا فروخت شدہ کرنی کو] اپنی تحویل میں لینا ضروری ہے؛ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سو ناسو نے کے بد لے، چاندی چاندی کے بد لے، برابر، برابر اور نقد و نقد فروخت کی جائے، اور اگر سونے کو چاندی یا چاندی کو سونے کے بد لے میں فروخت کیا جائے تو جیسے چاہو فروخت کرو، لیکن نقد و نقد) مسلم: (1587)

نقدی نوٹ سونے اور چاندی کے قائم مقام ہیں، چنانچہ ایک کرنسی کو دوسرا کرنسی کے بدے میں فروخت کرنے کی صورت میں نقد و نقد ہونا ضروری ہے، اسی کے بارے میں فقہاء کرام کہتے ہیں: "خرید و فروخت کی مجلس میں قیمت اور فروخت شدہ اشیاء کا قبضہ لینا اور دینا" یعنی: یہ بالکل بھی جائز نہیں ہے کہ فروخت کرنے، اور خریدار اپنے نقد نوٹ مکمل وصول کرنے سے پہلے الگ ہوں۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

”کرنی نوٹوں کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے، لیکن اس کیلئے قبضہ کی شرط لازمی ہے، یعنی کرنی نوٹ مختلف ہونے کی صورت میں [صرف] نقد و نقد ہونا ضروری ہے، مثلاً: اگر امریکی کرنی یا مصری کرنی کو کسی دوسری کرنی کے بدله میں فروخت کرتے ہوئے نقد و نقد معاملہ کیا تو یہ جائز ہے، یعنی: ڈالر کے بدله میں نقد و نقد پیاسیا کی کرنی فروخت کی اور اسی مجلس میں اس سے ڈالر لے کر پیاسیا کی کرنی پڑھادی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مصری یا برطانوی یا کوئی اور کرنی پیاسیا کی کرنی کے بدله میں نقد و نقد فروخت کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اگر ادھار پر انکی فروخت ہو تو یہ جائز نہیں ہے، اسی طرح اگر اسی مجلس میں خرید شدہ کرنی آپکی تحویل میں نہیں آتی تو پھر بھی جائز نہیں ہوگا، کیونکہ مذکورہ صورتوں میں یہ سودی لین دین شمار ہوگا، اس لئے اگر لین دین کی کرنی الگ الگ ہے، تو اس صورت میں [صرف] نقد و نقد [کی شرط کیسا تھا] جائز ہے، اور اگر دونوں کرنی نوٹ ایک ہی ہیں تو ایسی صورت میں دونوں شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، برابر بھی ہوں اور نقد و نقد بھی ہوں، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (سونا سونے کے بدله، چاندی چاندی کے بدله۔۔۔) پھر انہوں نے یہ مکمل حدیث ذکر کی۔

نقدی نوٹوں کا ذکر کو رہ بالا حکم ہی ہے، اگر مختلف نوٹ ہوں تو کسی زیادتی جائز ہے، لیکن نقد و نقدہ ہونا ضروری ہے، اور اگر ایک ہی کرنٹی کے نوٹ ہوں یعنی: ڈالر کے یہ لے، باہر دینار کی فروخت دینار کے بد لے تو نقد و نقدہ اور برابر، برابر ہونے کی شرط لازمی ہے "اللہ تعالیٰ ہی توفیق دیئے والا ہے۔ انتہی

"مجموع فتاویٰ ابن باز" (171/19-174)

قبضہ میں لینے کی کچھ صورتیں ہیں جن میں : چیک، حوالہ نمبر، اور بینک اکاؤنٹ میں رقم کی منتقلی بھی شامل ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کے تحت اسلامی فقہی کونسل نے اپنے گیارہویں اجلاس میں یہ قرارداد پاس کی، جس میں ہے کہ:  
"بحث و تحقیق کے بعد اس اجلاس نے بالاجماع یہ پاس کیا ہے کہ:

اول: چیک کی وصولی رقم کو قبضہ میں لینے کے قائم مقام ہوگی، بشرطیہ بینکوں میں منتقل شدہ رقم نکلوانے کی لئے لگائی جانے والی تمام شروط اس میں پائی جائیں۔

دوم: کرنی کا تبادلہ کرنے والے صارف کیلئے بینک کے رجسٹروں میں اندر ارج بھی قبضہ کے حکم میں ہوگا، چاہے کرنی کے تبادلے کیلئے صارف خود نقدی نوٹ بینک کو پیش کرے، یا بینک میں جمع شدہ رقم کو استعمال کرے "انتہی"

دائی فتویٰ کمیٹی کے علمائے کرام سے پوچھا گیا:  
"ایک کرنی سے دوسری کرنی میں تبدیل شدہ مال کا کیا حکم ہے؟ مثلاً: میں اپنی تنخواہ سعودی ریال میں وصول کرتا ہوں، اور پھر اسے سوڈانی ریالوں میں تبدیل کرواتا ہوں، یہ بات بتلاتا چلوں کہ ایک سعودی ریال تین سوڈانی ریالوں کے برابر ہے، تو کیا یہ سود ہے؟  
تواہوں نے جواب دیا:

"کسی ملک کے نقدی نوٹ کو دوسرے ملک کی کرنی میں تبدیل کرنا جائز ہے، اس میں کسی بیشی بھی ہو سکتی ہے؛ کیونکہ اس وقت جن مختلف ہے، جیسے کہ سوال میں ذکر بتلایا گیا ہے، لیکن اس کیلئے شرط یہ ہے کہ اسی مجلس میں ایک دوسرے کو کرنی ادا کر دی جائے، اور اس کیلئے چیک، یا حوالہ نمبر دینے کا حکم بھی مجلس میں وصول کرنے کے مترادف ہے" انتہی  
"(فتاویٰ الحجۃ الدامتۃ" (13/448)

چنانچہ اگر آپ اپنے ملک میں کسی بینک کو دینار دیتے ہیں، اور بینک کی طرف سے ان دیناروں کے بدلتے میں آپ کو پورپی کرنی کا چیک یا حوالہ نمبر دیا جاتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اگر آپ اپنے ملک میں کسی کو دینار دیں، اور وہ آپکے بیرون ملک اکاؤنٹ میں اسی وقت ان دیناروں کے بدلتے میں پورپی کرنی جمع کروادے تو یہ بھی جائز ہے۔

دوم:

سامان، یا نقدی پر ٹیکس وصول کرنا جائز نہیں ہے، اور انسان ٹیکس سے بچنے کیلئے کچھ پیسہ خرچ کر سکتا ہے، لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ ٹیکس سے بچنے کیلئے سودی لین دین میں ملوث ہو جائے۔

ظلم سے بچنے کیلئے یا پھر اپنا حقیقی حق حاصل کرنے کیلئے رشتہ دینے کے بارے میں پلے تفصیلی جواب سوال نمبر: (72268) میں گز چکا ہے۔

واللہ عالم۔